

## خشوع کو ختم کرنے والے اسباب کا دفع

### ۱۔ پیشاب روک کر نماز نہ پڑھے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ حَافِقٌ

رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اس بات سے کہ کوئی شخص پیشاب روک کر نماز پڑھے۔

(ابو امامہ رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ) (صحیح الجامع ۶۸۳۲)

رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا

إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَذْهَبَ الْخَلَاءَ وَقَامَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ

جب کوئی شخص قضاء حاجت کا ارادہ کرے اور نماز کھڑی ہو تو پہلے قضاء حاجت کو جائے۔

(احمد، داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، حاکم، عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع ۲۹۹)

### ۲۔ کھانا موجود ہو اور کھانے کی چاہت بھی ہو تو اس وقت میں نماز نہ پڑھے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدْفِعُهُ الْأَخْبَثَانِ

کھانے کی موجودگی میں اور جب دونوں دھکا دے رہے ہوں۔

(مسلم، داؤد، عائشہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع ۷۵۰۹)

عمون المعبود میں ہے

وَفِيهِ دَلِيلٌ صَرِيحٌ عَلَى كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ الَّذِي يُرِيدُ أَكْلَهُ فِي الْحَالِ

لَا شَتِغَالِ الْقَلْبِ بِهِ

اس بات پر واضح دلیل ہے کہ کھانا موجود ہو اور اس وقت کھانے کی ضرورت محسوس ہو تو اس وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے دل کے یہاں وہاں مشغول ہونے کی وجہ سے۔

(عمون المعبود : الطہارۃ : باب اس بات کا بیان کہ کیا آدمی پیشاب روک کر نماز پڑھ سکتا ہے)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأَقِیْمَتِ الصَّلَاةُ فَاْبْدَأْ بِالْعَشَاءِ

وَلَا يُعْجَلْ حَتَّى يَفْرَغَ مِنْهُ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوَضِّعُ لَهُ الطَّعَامَ وَتُقَامُ الصَّلَاةُ فَلَا يَأْتِيهَا حَتَّى يَفْرَغَ

وَأَنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ

جب شام کا کھانا موجود ہو اور نماز قائم ہو تو پہلے کھانا شروع کر دو اور جب تک فارغ نہ ہو جاوے جلدی نہ کرو۔ ابن عمر کے پاس کھانا موجود ہوتا اور نماز کھڑی ہوتی تو جب تک

فارغ نہ ہو جاتے نہیں آتے جب کہ وہ امام کی قرأت سن رہے ہوتے۔

(بخاری ۱۷۴۳، مسلم، مسند اور نماز ادا کرنے کی جگہ: ۵۵۹: ابن عمر رضی اللہ عنہ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْمَ حَتَّى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ

(بخاری: کتاب الوضوء: ۲۱۳)

جب کوئی شخص اوگھ رہا ہو تو سو جائے یہاں تک کہ اس کو معلوم ہو جائے کیا پڑھ رہا ہے۔  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ  
فَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ

جب کوئی اوگھ رہا ہو تو وہ سو جائے یہاں تک کہ اس کی نیند چلی جائے اسلئے کہ جو نیند کی حالت میں نماز پڑھتا ہے اسے نہیں معلوم استغفار کر رہا ہے یا گالی دے رہا ہے۔  
(بخاری: الوضوء: ۲۱۳، مسلم: ۷۸۶)

۴۔ نمازی ان ساری چیزوں سے دور رہے جو مشغول کرنے والی ہوں مثلاً نقش و نگار اور آواز۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَغْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَى أَغْلَامِهَا نَظْرَةً  
فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ  
وَأَتُونِي بِأَنْبِجَانِيَةِ أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتَنِي أَنْفًا عَنْ صَلَاتِي

رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے ایک چادر میں جس میں نقش بنا تھا تو آپ نے اسے دیکھا اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہا اسے ابو جہم کے پاس لے جاؤ اور ابو جہم  
سے انبجانیہ چادر لاؤ کیونکہ اس نے ابھی میری نماز میں وہم پیدا کیا تھا۔  
(بخاری: ۳۷۳، مسلم: ۵۵۶)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تُصَلُّوا خَلْفَ النَّائِمِ وَلَا الْمُتَحَدِّثِ

(داؤد: تہیقی) (حسن، صحیح الجامع: ۷۳۴۹)

سونے والے اور بات کرنے والے کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔

مناوی نے فیض القدر میں کہا:

لِأَنَّ الْمُتَحَدِّثَ يُلْهِي بِحَدِيثِهِ وَالنَّائِمَ قَدْ يَبْدُو مِنْهُ مَا يُلْهِي

اس لئے کہ بات کرنے والا اپنی بات سے وہم میں مبتلا کر دیتا ہے اور سونے والے سے ایسی چیز ظاہر ہوتی ہے جو اسے غافل کر دیتی ہے۔

## خشوع کے اسباب

۱۔ نماز میں خشوع کی فضیلت کا علم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ

الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ

(مؤمنون: ۲-۱)

یقیناً مومنین کامیاب ہو گئے، جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ

مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَهُنَّ وَصَلَاتَهُنَّ لَوْ قَتِهِنَّ  
فَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ (وَسُجُودَهُنَّ) وَخَشُوَعَهُنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ  
وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ  
إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

پانچ نمازیں اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کیا جس نے اچھی طرح وضو کر کے اچھی طرح نماز اس کے وقت میں ادا کیا اور رکوع اور سجدہ خشوع کے ساتھ مکمل کیا اللہ کا اس سے عہد ہے کہ اسے معاف کر دے اور جس نے ادا نہیں کیا اس پر اللہ کی طرف سے کوئی عہد نہیں اگر چاہے معاف کرے یا عذاب دے۔  
(داؤد تہافتی: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۳۲۳۲)

## ۲۔ سلف کے نماز کی حالت کا علم

عطاء کہتے ہیں

دَخَلْتُ أَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَلَى عَائِشَةَ  
... قَالَ ابْنُ عُمَيْرٍ : أَخْبَرَنَا بِأَعْجَبِ شَيْءٍ رَأَيْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ : فَسَكَتَتْ ثُمَّ قَالَتْ : لَمَّا كَانَ لَيْلَةٌ مِنَ اللَّيَالِي قَالَ : يَا عَائِشَةُ ذَرِينِي أَتَعْبُدُ اللَّيْلَةَ لِرَبِّي  
قُلْتُ : وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ قُرْبَكَ وَأُحِبُّ مَا سَرَّكَ  
قَالَتْ : فَقَامَ فَتَطَهَّرَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي  
قَالَتْ : فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِي حَتَّى بَلَ حُجْرَهُ  
قَالَتْ : ثُمَّ بَكَى فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِي حَتَّى بَلَ لِحَيْتَهُ  
قَالَتْ : ثُمَّ بَكَى فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِي حَتَّى بَلَ الْأَرْضَ  
فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ  
فَلَمَّا رَأَاهُ يَبْكِي قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تَبْكِي وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ وَمَا تَأَخَّرَ ؟  
قَالَ : أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا  
لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَى اللَّيْلَةِ آيَةٌ وَبِلٌ لَمَنْ قَرَأَهَا وَلَمْ يَتَفَكَّرْ فِيهَا  
﴿ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ﴾ (آيَةُ كُلِّهَا)

میں اور عبید بن عمیر عاصم رضی اللہ عنہما پاس گئے ابن عمیر نے کہا سب سے زیادہ تعجب کی بات نبی ﷺ کی نماز سے بتائے ابن عمیر کہتے ہیں تھوڑی دیر خاموشی کے بعد کہا ایک رات آپ نے مجھ سے کہا: آج رات مجھے اللہ کی عبادت کا موقع دو۔ میں نے کہا اللہ کی قسم میں آپ کی قربت چاہتی ہوں اور ہر اس بات سے خوش ہوں جس سے آپ خوش محسوس کریں۔ کہتی ہیں آپ ﷺ کھڑے ہوئے پاکی حاصل کیا پھر نماز میں لگ گئے عاصم رضی اللہ عنہما کہتی ہیں پھر رونے لگے یہاں تک کہ آپ کی آنکھ کے اطراف تر ہو گئے پھر روتے روتے آپ کی داڑھی تر ہو گئی پھر بھی روتے رہے یہاں تک کہ زمین تر ہو گئی پھر بلال آئے نماز کیلئے آواز دینے جب آپ کو روتا ہوا دیکھا تو کہا آپ کیوں روتے ہیں جبکہ اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے سارے گناہ معاف کر دیے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے کہا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں آج رات مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے اس کے لئے بربادی ہو جو اسے پڑھے اور اس پر غور نہ کرے (ان فی خلق السماوات والارض) بیشک آسمان و زمین کی پیدائش میں عقل مندوں کیلئے

نشانیوں ہیں (مکمل آیت)

سعد بن معاذ کہتے ہیں

(ابن حبان: کتاب الرقاق: توبہ کا بیان) (السلسلة الصحيحة: ۶۸)

فِي ثَلَاثِ خِصَالٍ لَوْ كُنْتُ فِي سَائِرِ أَحْوَالِي أَكُونُ فِيهِنَّ ، لَكُنْتُ أَنَا :

إِذَا كُنْتُ فِي الصَّلَاةِ لَا أَحَدُثُ نَفْسِي بِغَيْرِ مَا أَنَا فِيهِ ،

وَإِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ حَدِيثًا لَا يَقَعُ فِي قَلْبِي رَيْبٌ أَنَّهُ الْحَقُّ ،

وَإِذَا كُنْتُ فِي جَنَازَةٍ لَمْ أَحَدِثْ نَفْسِي بِغَيْرِ مَا تَقُولُ وَيُقَالُ لَهَا

مجھ میں تین خصالتیں ہیں میں مکمل انہیں اپنے اندر لاتا ہوں۔۔۔۔۔ جب میں نماز میں ہوتا ہوں میں اپنے نفس سے وہی بات کرتا ہوں میں جس میں ہوتا ہوں۔ اور جب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی بات سنتا ہوں میرے دل میں اس کے حق ہونے میں شبہ نہیں ہوتا ہے۔ اور جب میں جنازہ میں ہوتا ہوں میرے دل میں جو آپ کہتے ہو یا میت کیلئے کہا جاتا ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا ہے۔

(فتاویٰ لابن تیمیہ ۲/۶۰۵)

ابو حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں

أَقُومُ بِالْأَمْرِ ، وَأَمْشِي بِالْحَشْيَةِ ، وَأَدْخُلُ بِالنِّيَّةِ ،

وَأَكْبُرُ بِالْعِظْمَةِ ، وَأَقْرَأُ بِالتَّرْتِيلِ وَالتَّفْكِيرِ ، وَأَرْكَعُ بِالْخُشُوعِ ، وَأَسْجُدُ بِالتَّوَاضِعِ ،

وَأَجْلِسُ لِلتَّشْهُدِ بِالتَّمَامِ ، وَأُسَلِّمُ بِالنِّيَّةِ ، وَأَخْتِمُهَا بِالْإِخْلَاصِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ،

وَأَرْجِعُ عَلَى نَفْسِي بِالْخَوْفِ أَخَافُ أَنْ لَا يَقْبَلَ مِنِّي وَأَحْفَظُهُ بِالْجُهْدِ إِلَى الْمَوْتِ

حکم پر کھڑا ہوتا ہوں۔ ڈرتا ہوا چلتا ہوں۔ اور نیت کے ساتھ داخل ہوتا ہوں۔ تعظیم کے ساتھ تکبیر کہتا ہوں۔ ترتیل اور فکر کے ساتھ تلاوت کرتا ہوں خشوع سے رکوع کرتا ہوں اور تواضع سے سجدہ کرتا ہوں۔ مکمل تشہد کے لئے بیٹھتا ہوں۔ اور نیت کیساتھ سلام پھرتا ہوں اور اللہ کی لئے اخلاص کے ساتھ ختم کرتا ہوں اور اپنے نفس کی طرف خوف کے ساتھ واپس ہوتا ہوں کہ کہیں مجھ سے قبول نہ کیا جائے اور مرنے تک کوشش کے ساتھ اس کی حفاظت کروں گا۔

(الخشوع فی الصلاة: ۲۸-۲۷)

رخصت ہونے والے کی طرح نماز پڑھے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ

وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ

الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

نماز اور صبر کے ذریعے مدد حاصل کرو بیشک یہ بڑی اہم ہے مگر اللہ سے ڈرنے والوں کیلئے جو امید رکھتے ہیں کہ وہ اللہ سے ملیں گے اور وہ اللہ کے پاس لوٹنے والے ہیں۔

(بقرہ: ۱۷۷-۱۷۶)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُودِّعٍ

(احمد بن حنبل: صحیح الجامع ۴۲: ۷۷)

جب نماز کیلئے کھڑا ہو تو نماز اس شخص کی طرح پڑھ جو مرنے والا ہو۔

أَذْكُرِ الْمَوْتَ فِي صَلَاتِكَ

فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا ذَكَرَ الْمَوْتَ فِي صَلَاتِهِ لَحَرَى أَنْ يُحَسِّنَ صَلَاتَهُ  
وَصَلَّ صَلَاةَ رَجُلٍ لَا يَظُنُّ أَنَّهُ يُصَلِّي صَلَاةً غَيْرَهَا

تم اپنی نماز میں موت کو یاد کرو، کیونکہ جب آدمی اپنی نماز میں موت کو یاد کرتا ہے تو زیادہ ممکن ہے کہ وہ اپنی نماز کو اچھے طریقہ سے ادا کرے۔ اور ایسے آدمی کی طرح نماز پڑھو جو یہ خیال ہی نہ کرتا ہو کہ وہ اس کے علاوہ اور کوئی نماز پڑھ سکے گا۔  
(مسند الفردوس: انس رضی اللہ عنہ) (حسن) (صحیح الجامع 849)

تشہد میں سجدہ اور سبابہ کی طرف دیکھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْكَعْبَةَ  
مَا خَلَفَ بَصَرُهُ مَوْضِعَ سُجُودِهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْهَا.

رسول ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے آپ کی نگاہ سجدہ کی جگہ سے نہیں ہٹی یہاں تک کہ آپ (نماز) سے باہر نکل گئے۔  
(ابن خزیمہ: ۲۹۹۱، سنن الترمذی: الکبریٰ: ۹۷۴۳، المستدرک للحاکم: ۱۷۹۷) اسے امام البانی نے صحیح کہا ہے (الارواء ج ۲ ص ۷۳)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يُحَرِّكُ الْحَصَى بِيَدِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ  
فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ لَا تُحَرِّكِ الْحَصَى وَأَنْتَ فِي الصَّلَاةِ  
فَإِنَّ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ  
وَلَكِنْ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ  
قَالَ وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ

قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَحِذِهِ الْيُمْنَى  
وَأَشَارَ بِأَصْبُعِهِ الَّتِي تَلَى الْإِبْهَامَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَمَى بِبَصَرِهِ إِلَيْهَا أَوْ نَحْوَهَا  
ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز میں کنکری سے کھیل رہا تھا، جب اس نے نماز پڑھ لی تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نماز میں کنکری سے نہ کھیلو کیونکہ یہ شیطانی کام ہے لیکن ویسے ہی کرو جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ کیا کرتے تھے۔ اس نے پوچھا: اللہ کے رسول ﷺ کیا کیا کرتے تھے؟ تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دامن ہاتھ کو دھنی ران پر رکھا اور اپنی انگوٹھے کے بازو والی انگلی کو قبلہ کی طرف کر کے اشارہ کیا اور اپنی نظر کو اسی پر جمالیا یا اسی طرح کیا پھر کہا ایسے ہی میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

نسائی: الطہیق: التشہد میں دیکھنے کی جگہ (مفہم صلاۃ النبی ص 158)

۵۔ سترہ سے قریب رہیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سِتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ

جب نماز کیلئے کھڑا ہو تو سترہ سے قریب رہو تو شیطان تمہاری نماز کو نہیں کاٹ سکتا ہے۔

(طبرانی، الضیاء: جیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) صحیح الجامع ۶۳۷

نووی کہتے ہیں

قَالَ الْعُلَمَاءُ : وَالْحِكْمَةُ فِي السُّتْرَةِ كَفُّ الْبَصَرِ عَمَّا وَرَاءَهُ ،

وَمَنْعَ مَنْ يُجْتَازُ بِقُرْبِهِ

سترے میں حکمت یہ ہے کہ نگاہ اس سے آگے نہ جائے اور اپنی نظر کو اس سے قریب کی چیزوں سے تجاوز ہونے سے روکے۔  
(شرح مسلم لنووی۔ کتاب الصلاۃ: سترۃ المصلی)

۶۔ ترتیل اور غور فکر سے قرأت کیا جائے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا

(سورۃ المزمل: ۴)

اور قرآن ٹہر ٹہر کر پڑھو۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ قِرَائَتَهُ

يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ

الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ يَقِفُ

وَكَانَ يَقْرُؤُهَا مَلِكٍ يَوْمَ الدِّينِ

رسول اللہ ﷺ کاٹ کاٹ کر قرأت کرتے تھے۔ ”الحمد للہ رب العالمین“ کے بعد ٹہرتے پھر ”الرحمن الرحیم“ کے بعد ٹہرتے پھر ”ماک یوم الدین“ کے بعد ٹہرتے۔  
(ترمذی: قرأت: سورہ فاتحہ پڑھنے کا بیان، ابوداؤد) شیخ البانی نے صحیح کہا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ

(سورہ ص: ۲۹)

ایک بابرکت کتاب ہم نے نازل کیا تاکہ اس پر غور فکر کرو اور اس سے نصیحت حاصل کرتے ہیں عقل مند لوگ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

لَيْسَ لَكَ مِنْ صَلَاتِكَ إِلَّا مَا عَقَلْتَ مِنْهَا

(مجموع الفتاوی: امام ابن تیمیہ جلد ۲۲ ص: ۶۰۳)

تیری نماز سے تجھ کو کچھ نہیں ملے گا مگر اتنا ہی جسے تو نے سمجھا۔

ابو جعفر الطبری کہتے ہیں

إِنِّي لَأَعْجَبُ مِمَّنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يَعْلَمْ تَأْوِيلَهُ، كَيْفَ يَلْتَذُّ بِقِرَاءَتِهِ؟

میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں جو قرأت کرے اور تاویل کچھ نہ سمجھے تو وہ کیسے اس کی قرأت سے لطف اندوز ہوگا۔

(مقدمہ تفسیر طبری لمحمود شاہ کر)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ

قرآن کو اپنی آواز سے مزین کرو۔ (بخاری نے اسے تعلیقاً روایت کیا ہے۔ صحیح: الجامع صحیح ۳۵۸۰) (اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان کہ قرآن کے ماہر لکھنے والے بزرگ پاک باز فرشتوں کے ساتھ ہوں گے: براء بن عازب رضی اللہ عنہ)

(احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم) (ابو یوسف اسحٰزی کی اپنی کتاب ابانہ میں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (دارقطنی نے افراد میں: طبرانی: ابن عباس رضی اللہ عنہ) (أخيه لابي قيس: عائشة رضي الله عنها)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ الَّذِي إِذَا سَمِعْتُمُوهُ يَفْرَأُ حَسِبْتُمُوهُ يَخْشَى اللَّهَ

لوگوں کی تلاوت میں سب سے اچھی آواز والا وہ ہے جس کی قرأت تم سنو اور سمجھو کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے۔

(ابن ماجہ: جابر رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۲۲۰۲)

حدیث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ

فَأَفْتَحَ الْبَقْرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ ثُمَّ مَضَى

فَقُلْتُ يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَمَضَى

فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا

يَقْرَأُ مُتْرَسِلًا إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ

وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ

ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ

فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ

ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ

ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى

فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ

ایک رات میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو اللہ کے رسول ﷺ نے سورہ بقرہ پڑھنا شروع کیا تو میں نے سوچا کہ شاید سو آیتوں کے بعد رکوع کریں گے مگر اس سے بھی آگے بڑھ گئے تو میں نے کہا شاید اسے ایک ہی رکعت میں مکمل کریں گے اور رکوع کریں گے لیکن اس سے بھی آگے بڑھ گئے اور سورہ نساء شروع کی اور مکمل کر دیا پھر سورہ آل عمران مکمل پڑھی آپ بہت ہی آہستہ آہستہ قرأت کر رہے تھے اور جب کسی ایسی آیت سے گزرتے جس میں تسبیح ہوتی تو سبحان اللہ کہتے اور جب کسی سوال والی آیت سے گزرتے تو سوال کرتے اور جب پناہ مانگنے والی آیت سے گزرتے تو پناہ مانگتے پھر رکوع کیا اور کہا سبحان ربی العظیم اور آپ کا رکوع آپ کے قیام کی مقدار کے برابر ہوتا۔

(مسلم: مسافروں کی نماز کا بیان اور اس میں قصر کرنے کا بیان: ۷۷۴)

## نماز میں دعا کرے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ

بندہ اپنے رب سے جس حال میں سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے جب کہ وہ سجدہ میں ہو تو تم (اس میں) دعا کثرت سے کرو۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابویریرہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۱۱۷۵)

فضالہ بن عبید رحمہ اللہ کہتے ہیں

سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ  
 فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَلْ هَذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لغيرِهِ  
 إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ وَالنَّشَاءِ عَلَيْهِ  
 ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدَ بَمَا شَاءَ

نبی ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا تو اس نے نبی ﷺ پر درود نہیں بھیجا تو نبی ﷺ نے کہا اس نے جلدی کی پھر اسے یا اس کے علاوہ کسی اور کو بلا کر کہا : جب تم میں کا کوئی دعا کرے تو اللہ کی حمد و تعریف سے شروع کرے پھر نبی ﷺ پر درود بھیجے پھر اس کے بعد جو چاہے دعا کرے۔  
 (ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان، حاکم، بیہقی، فضالہ بن عبید) (صحیح الجامع: ۶۴۸)

## شیطان سے پناہ مانگے

ابوالعلاء کہتے ہیں

أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَائَتِي يَلْبِسُهَا عَلَيَّ  
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خَنْزَبٌ  
 فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ وَانْفِلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا  
 قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللَّهُ عَنِّي

عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بیشک شیطان میرے اور میری نماز اور میری قرأت کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور مجھے شک میں ڈال دیتا ہے۔ تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اس شیطان کا نام خنزب ہے تو جب تمہیں اس کا احساس ہو تو اللہ کی اس سے پناہ مانگو اور اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھتھکا رو کہتے ہیں: تو میں نے ایسا کیا اور اللہ نے اسے مجھ سے دور کر دیا۔  
 (مسلم: کتاب السلام: ۲۲۰۳)